21925 ـ متوفیہ نے ایك حقیقی بھائی اور ایك باپ كی طرف سے بھائی اور بھتیجے چھوڑے

سوال

ایك عورت فوت ہوئی اور اس نے اپنے پیچھے ایك حقیقی بھائی اور ایك باپ كی جانب سے بھائی چھوڑے، اور اس كی زندگی میں ہی اس كے دو بھائی فوت ہو چكے ہیں، جن میں ایك حقیقی اور دوسرا باپ كی جانب سے بھائی تھا، اور ان كی اولاد بھی ہے، اس كا تركہ كیسے تقسیم كیا جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب حقیقی یا باپ كی جانب سے كوئی بھائی موجود ہو تو پھر بھتیجے وارث نہیں بنتے.

اس بنا پر یہاں بھتیجے كسی چیز كے بھی وارث نہیں ہونگے.

دوم:

جب كوئی حقیقی اور سگا بھائی موجود ہو تو پھر باپ كی جانب سے بھائی وارث نہیں بن سكتا چاہے وہ لڑكے ہوں یا لڑكیاں.

اہل علم كے ہاں یہ سب كچھ متفق علیہ ہے.

دیكھیں: المغنی ابن قدامہ (9 / 22 ـ 23).

اس بنا پر اس مسئلہ مسئولہ میں تركہ حقیقی بہن بھائیوں پر تقسیم ہو گا، اور لڑكے كو دو لڑكیوں كے برابر حصہ ملےگا، اس كی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی كا یہ فرمان ہے:

آپ سے وہ فتوی پوچھتے ہیں، آپ كہہ دیجئے كہ اللہ تعالی (خود) تمہیں كلالہ كے بارہ میں فتوی دیتا ہے كہ اگر كوئی شخص مر جائے اور اس كی كوئی اولاد نہ ہو، اور اس كی ایك بہن ہو تو اس كے لیے چھوڑے ہوئے مال كا آدھا حصہ ہے، اور وہ بھائی اس بہن كا وارث ہوگا اگر اس بہن كی اولاد نہ ہو، پس اگر وہ دو بہنیں ہوں تو انہیں مال متروكہ كا دو تہائی ملے گا، اور اگر كئی بھائی ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو پھر ایك مرد كو دو عورتوں كے برابر

حصہ ملےگا، اللہ تعالی تمہارے لیے بیان فرما رہا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تم بہك جاؤ، اللہ تعالی ہر چیز سے واقف ہے النساء (176).

واللہ اعلم .